وفاقی مجلس شوریٰ — سمیع الحق

۲۲ / اپریل ۱۹۸۲ء

# اسلامی نظام کے نفاذ میں بعض رکاوٹیں

## نئی کمیٹیوں کی بجائے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

اسلامی نظام کے نفاذ کی رفتار تیز تر کر دینے کے متعلق جناب مدیر الحق کی قرارداد پہ قائم شدہ اسلامائزیشن کی خصوصی کمیٹی کے عبوری رپورٹ پہ ۲۲ اپریل ۸۲ء کو وفاقی مجلس شوریٰ میں جناب مدیر الحق نے جو مختصر تقریر فرمائی اسکی وفاقی کونسل کی ضبط کردہ رپورٹنگ پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

★

**مولانا سمیع الحق** | نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ جناب چیرمین صاحب! خصوصی کمیٹی کیطرف جو رپورٹ آئی ہے تو وہ درحقیقت رپورٹ نہیں ہے بلکہ رپورٹ کے متعلق جو کارکردگی اب تک ہوئی ہے اس بارے میں مختلف عنوانات کے تحت اشارات کئے گئے ہیں۔ بہت سے احباب کو یہ غلط فہمی لاحق ہوئی کہ تقریروں میں اسکا اظہار بھی ہوا کہ اس رپورٹ میں کوئی خاص تجویز نہیں ہے۔ تو اصل میں اس کے بارے میں پہلے ا یہ وضاحت کرنی چاہیئے تھی کہ عبوری رپورٹ زیر غور ہے۔ اس میں کئی اہم تجاویز مختلف شعبوں کے بارے میں نظا عدل کے بارے میں، ذرائع ابلاغ کے بارے میں، تعلیم، معیشت کے بارے میں کافی تجاویز زیر غور آئیں، اس بحث ہوئی اور ابتداءً صرف یہی طے کیا گیا کہ اسکو آخری شکل نہ دی جائے بلکہ معزز اراکین سے فاضل ممبران سے ا کے بارے میں مزید مشورہ، ہدایات اور آراء طلب کی جائیں تاکہ اسکو آخری شکل دی جاسکے۔ تو بنیادی تعلق ا رپورٹ کا اور اس کمیٹی کا میں سمجھتا ہوں کہ اس کام کے ساتھ تھا جو ابھی تک اسلامی نظام اور اسلامی قوانین کو مرتب کرنے کے سلسلے میں ہوا ہے جو سفارشات ہوئی ہیں کمیٹی اس کا جائزہ لے کہ نفاذ میں کیا رکاوٹیں ہیں نہ یہ کہ از نئے سرے سے کام شروع کرے۔ اسی غرض سے یہ کمیٹی قائم کی گئی تھی۔ اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنی ک میں بھی اظہار کیا ہے اور بہت سے ارکان کمیٹی نے بھی کہ ہمیں اپنے تمام غور و خوض کو بجائے اس کے کہ ہم نئے سر سے ایک کام کا آغاز کریں اور سفارشات مرتب کریں اور نئے سرے سے نظام عدل پر غور کریں۔ نظام تعلیم، ذرا

ابلاغ پر غور کریں بلکہ اس کے بجائے اس وقت تک جو سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل کے سامنے آئی تھیں اور کمیٹی کے پہلے اجلاس سے دو تین ہفتے قبل کمیٹی کی طرف سے تمام ارکان کو وہ رپورٹیں بھیجی گئیں اور الحمد للہ کہ تمام ارکان نے اس کا جائزہ لیا تو اندازہ لگا کہ بہت بڑا کام ان سفارشات کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ نظام عدل کے بارے میں بھی ذرائع ابلاغ، تعلیم، معاشرت، معیشت، سب کے بارہ میں سفارشات آئی ہیں اور میں یہ عرض کروں گا کہ میں جب اسلامی نظریاتی کونسل کا بار بار اگر ذکر کرتا ہوں تو مجھے اس کے ساتھ کوئی یہ تعلق نہیں ہے کہ وہ کوئی مولویوں کا ادارہ ہے۔ یا یہ کوئی دار العلوم ہے یا کوئی دار الافتاء ہے۔ بلکہ صدر ایوب خان مرحوم کے زمانے سے نظریاتی کونسل کو قائم کیا گیا پھر ۷۳ کے آئین میں اسکو اور مزید مستحکم و مضبوط بنایا گیا۔ پھر موجودہ حکومت نے جب اسلامی نظام کیطرف پیش رفت کا ارادہ کیا تو اس کو اور بھی منظم اور مستحکم کیا پھر اس کونسل کا چیئرمین ہر دور میں ملک کا ایک محترم اور نمایاں جج رہا ہے نہ کہ کوئی مولوی اور آئینی طور پر اس کا چیئرمین اگر بن بھی سکتا ہے تو جج ہی۔

جناب جسٹس حمود الرحمن صاحب، جناب جسٹس چیمہ صاحب اس وقت بھی جناب تنزیل الرحمن صاحب، وہ جج ہیں اور یہ ساری سفارشات وکلا حضرات اور علماء حضرات اور ماہرین معاشیات کے مشترکہ غور و خوض کے بعد مرتب ہوئی ہیں۔ اب اس کمیٹی کا کام صرف یہ تھا بنیادی طور پر کہ اس راستے میں جو رکاوٹیں ہیں اور جو تاخیر کا سبب بنتی ہیں اس پر غور کرے۔ تو الحمد للہ کمیٹی نے اس مسئلہ پر بھی کافی حد تک غور کیا اور از سر نو بھی کافی سفارشات اس کے سامنے آئیں۔ بنیادی طور پر میرا خیال یہ ہے کہ اسلامی نظام کی طرف پیش رفت میں الحمد للہ یہ سب حضرات مخلص ہیں اور اسی جذبے سے ہم اس ایوان میں آئے ہیں اس مسئلہ میں وکلاء یا علماء کا آپس میں انشاء اللہ تعالیٰ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لیکن جو سفارشات مرتب ہو کر آگے جاتی ہیں اس حکومت کے زمانے میں نہیں بلکہ ابتداء سے طریقہ کار اتنا لمبا چوڑا وضع کیا گیا ہے۔ اور اتنے مراحل سے وہ سفارشات گزرتی ہیں کہ اس پر کبھی کبھار سالہا سال لگ جاتے ہیں۔ اس کی چھوٹی سی مثال میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز اراکین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین :- وقت قریب قریب ختم ہو رہا ہے۔ ایک منٹ اور لیجئے۔

مولانا سمیع الحق :- اس قرارداد کے محرک کے طور پر اگر پانچ منٹ دئے جائیں۔

جناب چیئرمین :- نہیں ایک منٹ اور۔

مولانا سمیع الحق :- تو طریقہ کار میں کچھ طوالت ہے۔ ضرورت سے زیادہ۔ اگر اس طوالت کو کم کر دیں۔ تو انشاء اللہ ہم مقصد سے جلدی ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ اسکی چھوٹی سی مثال عرض کرتا ہوں کہ ایک سفارش جاتی ہے کہ ایل ایل بی کے پرچے میں ایل ایل بی کے کورس میں اسلامیات یا عربی کا بھی پرچہ ہونا چاہئے۔ یہ ایک متفقہ سفارش ہو جاتی ہے اور سفارش گئی وزارت مذہبی امور تک، وزارت مذہبی امور نے کچھ عرصہ کے بعد اس پر غور کیا

اس نے سوچا یہ تعلیم سے متعلق مسئلہ ہے۔ پرچہ کا ذکر ہے۔ کئی مہینوں کے بعد وہ سفارش وزارت تعلیم تک پہ
وزارت تعلیم کو کافی عرصہ بعد جب موقع ملا۔ فائلوں کے نیچے سے وہ مسئلہ سامنے آیا اور اس میں پانچ چھ مہ
گزر گئے تھے۔ تو وزارت تعلیم نے سوچا کہ اس میں تو ایل ایل بی کے پرچے کا ذکر ہے یہ مسئلہ تو وزارت قانو
سے متعلق ہے۔ اب وزارت تعلیم نے اسکو وزارت قانون کی طرف منتقل کر دیا۔ وزارت قانون کے حکام
کافی عرصہ کے بعد جب اس پہ نظر پڑی تو انہوں نے کہا کہ اس پہ بار ایسوسی ایشن کی رائے لینا ہوگی۔ کیونکہ یہ وک
سے متعلق تھا۔ پھر ایسوسی ایشن ایک وفاقی ہے پھر چار صوبائی ہیں۔ جب بار ایسوسی ایشن کے پاس گیا تو اس
سال میں ایک آدھ اجلاس ہوتا ہے۔ جب ان کا وقت معین ہوتا ہے جب اجلاس ہوا تو انہوں نے کہا کہ اس
صوبائی بار کونسلوں کی رائے بھی لینی چاہیئے۔ صوبائی بار کونسل کے پاس بھیجا گیا۔ ان میں تین صوبائی کونسلوں اور صو
بار ایسوسی ایشن نے اسکو مسترد کر دیا۔ ایک بار ایسوسی ایشن نے اس کے حق میں رائے دی۔ بہر حال یہ دا
گئی وزارت قانون کیطرف۔ وزارت قانون نے پھر وزارت تعلیم کو سفارش بھیجی۔ وہ وزارت تعلیم نے
وزارت مذہبی امور کو سفارش بھیجی۔ پھر نظریاتی کونسل سے بار بار ان کو توجہ دلائی گئی کہ بہت عرصہ ہو گیا۔
تو وہاں وزارت مذہبی امور سے شاید ان کا جواب آیا کہ وہ کاپی تو ہمارے پاس نہیں مل رہی۔ دوسری ایک
کاپی بھیج دیں۔

—— تو یہ طریقۂ کار ہے اور راستے میں یہ رکاوٹیں ہیں اگر اسکو کم کر دیا جائے۔ اور ان سفارشات
بارے میں کابینہ بھی ترجیحی بنیادوں پر غور کرے۔ جب بات کابینہ کے پاس پہنچتی ہے تو وہاں شاید بہت
ہوتا ہے۔ ایجنڈے پر۔ اگر ایجنڈے میں اسلامی سفارشات کے سلسلے میں کام کو ترجیحی طور پہ نمٹایا جائے
بہتر ہوگا۔ اور معیشت کی بات ہو رہی ہے۔ الحمد للہ یہ کمیٹی معیشت کے سلسلے میں بھی کافی حد تک اس
پہ پہنچی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی جو رپورٹ معیشت کے سلسلے میں آئی ہے۔ وہ کافی حد تک قابل عمل
اگر معاشی امور کی ڈویژن اسکو نافذ کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ یہی حال تعلیم کے بارے میں۔ ذرائع ابلاغ کے
میں ہے اور تمام امور کے بارے میں ہے۔ بہر حال الحمد للہ اب وہ رپورٹ اگر ارکان چاہتے ہیں تو اسکو
جامعہ اور مکمل کیا جا سکتا ہے۔ اور اسکی ایک صورت یہ بھی ہے کہ تمام ارکان چیئرمین صاحب کے نام اور
درخواست کر دوں گا کہ اگر وہ کوئی بھی تجویز رکھیں تو میرے پاس بھی اس کی ایک نقل بھیجدیں اور اگلے اجلاس
غور و خوض کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھا سکیں جو قابل عمل ہو سکیں ایسی تجاویز وہ ہمارے پاس بھیج دیں تو جنا
چیئرمین صاحب اور ساری کمیٹی کے ارکان مل بیٹھ کر اس پہ غور کر سکیں اور اس کام کو آگے بڑھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ
جلدی اس مقصد تک پہنچنے کی توفیق دے۔ شکریہ۔